کتاب نما

ابوالاعلیٰ مودودیؒ: علمی و فکری مطالعہ، (مرتبین) رفیع الدین ہاشمی، سلیم منصور خالد۔

ناشر: ادارہ معارف اسلامی، لاہور۔ صفحات: ۶۴۸۔ قیمت: ۵۰۰ روپے، اشاعت: ۲۰۰۶ء۔

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، اسلامی تاریخ کی اُن چند نادر شخصیات میں سے ہیں، جنھوں نے نہایت نامساعد حالات میں احیاے اسلام اور مسلمانوں کی بیداری کے لیے نہ صرف ایک وسیع علمی اور فکری لٹریچر مہیا کیا، بلکہ عملاً ایک ایسی تحریک برپا کی، جس کے اثرات پاک و ہند سے آگے عالمِ اسلام بلکہ پوری دنیا میں محسوس کیے جا رہے ہیں۔ بقول مرتبین، مولانا نے ''غلبۂ اسلام اور بیداری اُمت کی ایک ایسی شمع روشن کی ہے، جس کی روشنی میں قافلۂ اُمت ایک بھرپور ایمان وایقان، بلند نگہی، عزمِ راسخ اور پورے ثبات و استقامت کے ساتھ منزل کی جانب رواں دواں ہے''۔ پروفیسر خورشید احمد نے کتاب کے مقدمے میں بجا طور پر مولانا کی تین صلاحیتوں کی نشان دہی کی ہے: انھوں نے احیاے فکرِ اسلامی میں عقل اور سائنس کی بالادستی کے بت کو محکم دلائل کے ساتھ توڑا اور الہامی ہدایت کی بالادستی کا اثبات کیا، دوسری طرف مغربی سامراج کی سیاسی بالادستی کو چیلنج کیا اور شکست خوردہ ملّت کو روشن مستقبل کی امید دلائی۔ تیسری طرف انھوں نے عملی طور پر ایک ایسی اسلامی تحریک برپا کی، جو ان کی فکر اور اُن کے نقشۂ کار کے مطابق کام کر رہی ہے۔

مقالات کا یہ مجموعہ دو حصوں پر مشتمل ہے: 'سید مودودی: مطالعہ اور تجزیہ' اور 'سید مودودی: نقوشِ حیات'۔

پہلے حصے میں ۱۴ مقالہ نگاروں (ڈاکٹر انیس احمد، ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی، ڈاکٹر محمد عبدالحق انصاری، ڈاکٹر عرفان احمد خاں، سید حامد عبدالرحمٰن الکاف، ڈاکٹر چارلس جے ایڈمز، ڈاکٹر محمد عمر چھاپرا، ڈاکٹر محمود احمد غازی، ڈاکٹر زینت کوثر، پروفیسر غلام اعظم، ڈاکٹر عبیداللہ فہد فلاحی،

ڈاکٹر عمر خالدی' ڈاکٹر محمد کمال حسن' ڈاکٹر فتحی عثمان)' اور دوسرے حصے میں ڈاکٹر فضل الٰہی قریشی' آبادشاہ پوری' رفیع الدین ہاشمی اور سلیم منصور خالد کی تحریریں ہیں۔

ڈاکٹر انیس نے مولانا کے نزدیک 'شریعت کے حرکی تصور' پر گفتگو کی ہے۔ مولانا شریعت کو محض چند سزاؤں یا عبادات کی مخصوص صورتوں تک محدود نہیں رکھتے۔ اسلام کا ایک مجموعی مزاج ہے' جو تقسیم ہوکر قائم نہیں رہ سکتا۔ 'علمِ کلام میں مولانا مودودی کے افادات' کے عنوان سے ڈاکٹر محمد عبدالحق انصاری بتاتے ہیں کہ روایتی دینی تعلیم کے بعد مولانا نے مغرب کے عمرانی علوم کی طرف توجہ کی لیکن ان کی فکر کا مرکزِ حوالہ ہمیشہ قرآن مجید ہی رہا: ''میری اصل محسن بس یہی ایک کتاب ہے' اس نے مجھے بدل کر رکھ دیا...... ایسا چراغ میرے ہاتھ میں دے دیا کہ زندگی کے جس معاملے کی طرف نظر ڈالتا ہوں' حقیقت اس طرح برملا مجھے دکھائی دیتی ہے کہ گویا اس پر کوئی پردہ ہی نہیں ہے......''۔ (ص ۱۰۳-۱۰۴)

سید حامد عبدالرحمٰن الکاف نے تفہیم القرآن اور سید قطب کی فی ظلال القرآن کا تفصیلی تقابلی مطالعہ کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد عمر چھاپرا نے مولانا کے 'اسلامی معاشیات' پر افکار پیش کیے ہیں۔ معاشرے میں ناہمواری دُور کرنے کے لیے ''امیر...... ابتدائی مسلم معاشرے کا طرزِ زندگی اختیار کریں' اور اپنی حقیقی ضروریات پوری کر کے باقی بچ جانے والی آمدنی (نہ کہ پوری دولت) غریبوں میں تقسیم کر دیں''۔ (ص ۲۱۶-۲۱۷)

'خواتین کی خوداختیاریت اور سید مودودی' کے عنوان سے ڈاکٹر زینت کوثر نے سید مودودی کے تصور خاندان' شادی اور خاوند بیوی کے تعلق پر روشنی ڈالی ہے' اگرچہ وہ ان کی فکر پر 'روایت پسندی کے اثرات کی نشان دہی بھی ضروری' سمجھتی ہیں۔ (ص ۲۸۳)

پروفیسر غلام اعظم' ڈاکٹر عبیداللہ فہد فلاحی اور ڈاکٹر عمر خالدی نے سید مودودی کی سیاسی فکر کا تجزیہ کیا ہے۔ ان کے علاوہ سید مودودی کی حیات وفکر اور عالمِ اسلام میں اس کے اثرات پر کئی وقیع مقالات ہیں۔ 'اسلام میں قانون سازی اور اجتہاد' کے عنوان سے سید مودودی کا ایک اہم مقالہ اور اس سلسلے میں ڈاکٹر کینٹ ول اسمتھ کی مولانا سے خط وکتابت اس مجموعۂ مضامین کا ایک قیمتی حصہ ہے۔